بسم اللہ الرحمن الرحیم وبہ نستعین

اداریہ

اذا وسد الامر الی غیر اھلہ فانتظر الساعۃ

رویتِ ہلال..........سرحد اسمبلی..................مجلسِ عمل

الحمدللہ اس بار ماہِ رمضان المبارک کا چاند خود اپنے ہونے کی دلیل و برہان بن کر سامنے آیا اور کسی خوردبین، دوربین یا آبزرویٹری کے ذریعہ اسے تلاش کرنے کی ضرورت محسوس نہیں ہوئی، عوام کی ایک بڑی تعداد نے چاند دیکھا اور چاند ثابت کرنے کے لئے کسی شہادت کے پیدا کرنے اور اس پر اصرار کرنے کی ضرورت بھی ٹل گئی، اسی کے ساتھ رویتِ ہلال کے حوالہ سے پیدا ہونے والی بے چینی بھی ختم ہوگئی کہ لوگوں نے اپنی آنکھوں سے خود چاند دیکھ کر شکر کا کلمہ پڑھا۔ افسوس ناک امر ہے کہ اس بار بھی صوبہ سرحد کے بعض لوگوں نے ایک روز قبل جھوٹی سچی شہادت کی بناپر یا محض بغضِ معاویہ میں جمعہ کا روزہ رکھا۔ جبکہ جمعہ کو چاند نظر آنے کے قطعاً کوئی امکانات پاکستان میں کہیں نہیں تھے۔ ممکن ہے انہوں نے صوبہ سرحد کی "شرعی اسمبلی" کی قرارداد کے احترام میں ایسا کیا ہو..........؟

حدیث شریف میں ہے اذا وسد الامر الی غیر اھلہ فانتظر الساعۃ کہ جب کوئی معاملہ کسی نااہل کے سپرد کردیا جائے تو پھر قیامت کا انتظار کرو۔

وطنِ عزیز پاکستان کے معرضِ وجود میں آنے کے ساتھ ہی یہ خیال بھی معرض وجود میں لایا گیا کہ اسمبلیوں کو اجتہاد کا حق حاصل ہونا چاہئے اور تمام مذہبی امور و معاملات میں اسمبلیوں کو قانون سازی کا حق دیا جانا چاہئے۔ اس خیال کے موجد اس کی نسبت علامہ اقبال کی طرف بھی کرتے رہے ہیں کہ انہوں نے فقہِ اسلامی کی تدوینِ نو کی بات کی اور اجتہاد کا بند دروازہ کھولنے پر زور دیا۔ ہم اقبالیات کے عالم نہیں اس لئے نہیں کہہ سکتے کہ اقبال کے کس خطبہ وخطاب سے یہ مفہوم اخذ کیا جاتا ہے لیکن علامہ اقبال کے پختہ ایمان و ایقان اور ان کی عشق و محبت رسول ﷺ پر

مبنی فکر کے پیشِ نظر یہ ضرور کہا جاسکتا ہے کہ اقبال کم از کم جاہلوں کی کسی اسمبلی کو اجتہاد کا اختیار ہرگز دلوانے کے حق میں نہیں رہے ہوں گے۔

الحمدللہ العزیز دین متین کے محافظ وخدمت گار علماء کرام نے ہمیشہ دین کا دفاع کیا اور اجتہاد کا حق اہلِ علم کے سوا کسی اور کو دینے پر کبھی سمجھوتہ نہیں کیا، اس پر علماء کو دین کے ٹھیکیدار بن بیٹھنے اور کبھی دین میں مناپلی بنالینے کے طعنے بھی دیئے گئے لیکن علماء کی طرف سے بڑی استقامت کے ساتھ ایسی تمام باتوں کو برداشت کیا گیا۔

حال ہی میں متحدہ مجلس عمل کی سرحد (صوبائی) اسمبلی نے اراکین اسمبلی کو اجتہاد فی المذہب کا اختیار دیتے ہوئے رویت ہلال کے شرعی معاملہ میں دخل ورائے زنی کا حق دیا، چنانچہ اس اسمبلی نے مرکزی رویت ہلال کمیٹی ختم کرنے اور سعودی عرب کے اعلانِ رویتِ ہلال کے ساتھ رمضان وعید کو منسلک کرنے کا **socalled** اجتہادی فیصلہ دیا۔ حالانکہ اہلِ علم پر مخفی نہیں کہ سعودی عرب کی رویت کا پاکستان میں اعتبار نہیں کیا جاسکتا اور دونوں ممالک میں سالہا سال سے رمضان وعید کے چاند میں ایک دن کا واضح فرق ہوتا ہے۔ علاوہ ازیں (جیسا کہ ہم نے گزشتہ شمارہ کے رویت ہلال سے متعلق مضمون میں واضح کیا تھا کہ) سعودی عرب میں چاند کا اعلان رویت (چاند دیکھنے) سے نہیں بلکہ تولید (چاند کی ولادت) سے کیا جاتا ہے۔ جو کہ مسلمہ شرعی اصولوں کے خلاف ہے۔

سرحد اسمبلی کی قرارداد ایک ایسی اسمبلی کی قرارداد ہے جس کے اراکین میں علماء کی ایک خاصی تعداد ہونے کے علاوہ اس کے اکثر اراکین کا تعلق ملک کی مذہبی جماعتوں کے اتحاد متحدہ مجلسِ عمل سے ہے۔ جب علماء پر مشتمل اور علماء کی آشیر باد سے قائم اسمبلی کے اجتہاد کا عالم یہ ہے کہ خلافِ اصول شرعیہ اجتہادی فیصلہ دینے میں دریغ نہیں کیا تو ایسی اسمبلیاں جن میں نہ علماء ہوں نہ علماء کی آشیر باد انہیں حاصل ہو کس قسم کا اجتہاد کریں گی اس کا اندازہ سرحد اسمبلی کی قرارداد سے لگایا جاسکتا ہے۔

؎ قیاس کن زِ گلستانِ من بہارِ مرا

اسمبلیوں کو مذہبی معاملات میں اجتہادی فیصلے کرنے اور اجتہاد کے منصب پر فائز کرنے کے نتائج کیا ہو سکتے ہیں اب اس کا اندازہ کرنا مشکل نہیں۔ متحدہ مجلس عمل نے اگر اسی طرح دو چار دیگر شرعی معاملات میں اس اسمبلی کو اختیارِ اجتہاد سے سرفراز کیا تو لوگ دیکھ لیں گے کہ

گر ہمیں مکتب و ہمیں ملا کارِ طفلاں تمام خواہد شد

ہمارے خیال میں اسمبلیوں میں شرعی مسائل پر بحث کی بجائے علماء کرام کے کسی فورم پر ایسے مسائل کو لایا جانا چاہئے۔

سرحد اسمبلی کی قرارداد بہر کیف مرکز کو کمزور کرنے کی سازش ہو یا نہ ہو، مرکزی رویت ہلال کمیٹی کو کمزور اور ختم کرنے کی کوشش ضرور ہے۔ ہم سمجھتے ہیں کہ ملک کے اکثریتی اہل علم طبقہ کے نزدیک مرکزی رویتِ ہلال کمیٹی کا وجود باعث خیر ہے اس کو برقرار رہنا چاہئے اور اسے مزید جدید وسائل مہیا کئے جانے چاہیں تا کہ وہ رویت ہلال کا صحیح اعلان کر کے پاکستان میں چاند کے مسئلہ میں یکجہتی، اتحاد اور یگانگت کو قائم رکھ سکے۔ مرکزی رویت ہلال کمیٹی ملکی یکجہتی کی ایک علامت ہے اور اس کی خدمات بلاشبہ قابل قدر ہیں۔ ہاں البتہ اس میں سیاسی سے زیادہ علمی شخصیات کو شامل کیا جانا چاہئے اور کمیٹی کی جب بھی تشکیلِ نو ہو اس میں مزید سکہ بند قسم کے ایسے جید علماء کرام کو شامل کیا جانا چاہئے جو کسی لومۃ لائم کی پرواہ کئے بغیر اپنا فرض شرعی ذمہ داری سمجھتے ہوئے ادا کر سکیں۔ حکومتی کارندوں بشمول وزراء کو رویت ہلال کمیٹی کے معاملات میں مداخلت سے باز رہنا چاہئے، سرحد اسمبلی کو اپنی قرارداد واپس لینی چاہئے، متحدہ مجلسِ عمل کو اس سلسلہ میں خصوصی کردار ادا کرنا چاہئے، سرحد اسمبلی کی قرارداد سے رویت ہلال کمیٹی کی جو توہین ہوئی ہے وہ دراصل کمیٹی کے اراکین (معزز علماء کرام) کی توہین ہے جسے کسی صورت برداشت نہیں کیا جا سکتا۔ مرکزی رویت ہلال کمیٹی کے اکثر اراکین وچیئر مین ملک کے نامور علماء کرام ہیں اور اپنے اپنے حلقہ اثر میں اپنا ایک مقام رکھتے ہیں، اور اپنے اپنے حلقہ اثر کی نمائندگی کرتے ہیں، حکومتیں بوقتِ ضرورت انہی علماء کرام سے امن وآشتی کی بھیک مانگتی ہیں اور انہی کے ذریعہ لوگوں میں اثر ورسوخ حاصل کرتی ہیں، چنانچہ مرکزی حکومت کا فرض ہے کہ وہ سرحد اسمبلی کی قرارداد واپس کرانے میں اپنا خصوصی اثر ورسوخ استعمال کرے، متحدہ مجلسِ عمل کی قیادت کو بھی اس سلسلہ میں کسی مصلحت ومنفعتِ ذاتی سے بالاتر ہو کر علماء کے